Registered

L. No. 89.

نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۴) — مطبوعہ ۲۵-اگست ۱۹۰۵ء بروز جمعہ — جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

شنید ہے کہ پچھلے دنوں موضع بردو علاقہ ڈنگی میں بارش ہوئی جسمیں سانپ بھی برسے اُس کے قریب خون اور گوشت برسنے کی بھی خبر ہے۔ مگر یہ خبریں تصدیق طلب ہیں۔ **جالندھر** میں گرمی سخت ہے بارش کی ازحد ضرورت ہے فصلیں خراب حالت میں ہیں۔ **پشاور** سے سلسلہ ریلوے کو بڑھا کر سرحد افغانستان تک لے جاوینگے **کشمیر** میں نواح گلگت شیوک ندی سے عظیم جھیل بن گئی ہے وہ ہنوز پھٹی نہیں خوف ہے۔ **کلکتہ** کے بابو جے گوبندلا سی-آئی-ای نے دستگیری غربا کے لئے ایک لاکھ روپیہ وقف کیا ہے۔ **صاحب** ڈپٹی کمشنر جھنگ کے ہاں نوے ہزار روپیہ کی چوری ہوئی تحقیقات جاری ہے۔ **خبر** ہے کہ لاہور میں بزازی پر محصول چنگی دوچند کرنا چاہتے ہیں اُس کی مخالفت کرینگے۔ **سٹیشن** اناری کے متصل بھینس ۳ گائیں ٹرین کے نیچے کچل کر مرگئیں۔ **قلمرو جموں** میں ایلومینیم کی ایک قیمتی کان دستیاب ہوئی ہے یہ نہایت مفید دھات ہے۔ **ہند** سے جو خط آسٹریلیا کو بھیجا جاوے اسپر سوا تولہ تک ایک آنہ محصول قرار پایا ہے **ہندوستان** سے جو بیمہ یا پارسل آسٹریلیا کو بھیجیں اُسکی حد ۵ پونڈ تک قرار دی گئی ہے۔ **آسٹریا** میں بھی خاندان کے ۱۵ ایوم کلام ربانی سے ۴۰۰ آدمیوں نے بپتسمہ پایا۔ **عام** طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جاپان روس سے تیس کروڑ اشرفیان بطور تاوان جنگ طلب کریگا۔ کیونکہ وہ ۷ کروڑ اشرفیان قرض لے چکا ہے۔ اس سے زیادہ تاوان جنگ لینے پر مجبور ہے۔ **حضور پرنس** آف ویلز ۲۹ نومبر ۱۹۰۵ء کو تین بجے دن کے بیکانیر سے رونق افروز لاہور ہونگے۔ ریلوے سٹیشن کا پلیٹ فارم مخمل کے فرش سے آراستہ کیا جاوے گا۔ اور خوب رونق ہوگی۔ **چین** کی خبر ہے کہ مکاؤ میں ۱۲ ماہ حال کو ۵ گھنٹے تک برابر زلزلے آتے رہے۔ لوگ کھلے میدانوں میں جمع ہیں **جنوبی** اور مغربی اضلاع پنجاب میں اگر اور چند روز بارش نہ ہوئی تو تباہی فصلات بے شبہ ہے۔ **شہر** لاہور میں بھی ہیضے کی شکایت ہے۔ **مدراس** شہر خاص میں ہیضہ سخت زوروں پر ہے یومیہ ۵۸ فوتیاں ہیں۔ **کلکتہ** میں سررشتۂ آبرسانی کا پانی بہت میلا آتا ہے تحقیقات کی ضرورت ہے۔ **حضور پرنس** آف ویلز کے ایڈریس خیر مقدم کے لئے بمبئی کارپوریشن نے ۶ ہزار منظور کیا۔ **پنجاب گورنمنٹ** کا شملہ سے ڈلہوزی کو منتقل کرنا ابھی ہنوز کھٹائی میں پڑگیا ہے۔ **حضور** ویسرائے شملے سے کشمیر اور وہاں سے بمبئی جاکر خیر مقدم شہزادہ ویلز فرماوینگے۔ **ڈیرہ دون** میں ایک عورت کے تین گھنٹے کے درمیان دو لڑکے پیدا ہوئے۔ اُس کے بعد پھر ایک لڑکی پیدا ہوئی تین دن کے بعد بترتیب تینوں کے تینوں مرگئے عورت چنگی بھلی ہے **جاپانی** ایڈمرل کمار گرنے خبر دی ہے کہ ایلکزنڈر بلک سے روسی فوج نے جاپانی بیڑے پر چار گولے توپوں کے مارے تھے لیکن ہمنے موثر جواب دیکر دشمن کی توپوں کو خاموش کردیا ہے ہماری گولہ باری کی جونوں سے دشمن کا مخزن بارود اڑگیا تھا اور اسی آگ سے قصبہ ایلکزنڈروسک آتش زدگی کا شکار بنا۔ **سویڈن** کے شاہ آسکر نے بباعث علالت طبع کے کاروبار حکومت سے کنارہ کشی کرلی **شاہ** ایران کا سفیر خاص تحائف لیکر لندن میں آیا ہے انکو نشان ایم جی کا اعزاز عطا کیا گیا ہے۔ **جرمنی** کے قیصر ولیم شاہ ڈنمارک سے ملاقات کرکے جمعرات کو کوپن ہیگن سے چلدیئے **لودیانہ** میں بعد انوار قدرے تقاطر ہوا۔ مگر اس سے گرمی ازحد بڑھ گئی۔ **جنوبی** اسپین میں سخت قحط پڑا ہوا ہے۔ ہزارہا فاقہ زدہ آدمی گگوں کو ہلاک کرتے ہیں اور کھیتوں کو لوٹ رہے ہیں۔ **روس** میں مذہبی آزادی ملنے سے پولنڈ کے سرحدی باشندوں نے رومن کیتھلک مذہب اختیار کرلیا ہے **مغلسرائے** سٹیشن کے نکمتے کلیکٹر مسٹر جانسٹن کا دفعتاً نشانہ نبعدق ہوا۔ **کلکتہ** کے مسٹر ستھد ٹرین میں مردہ پڑے تھے ان کا گلا کٹا ہوا تھا۔ **دنیا** میں سونے کی بہت ہی گہری کان آسٹریلیا میں ہے۔ جس کا عمق تین ہزار نوسو فیٹ ہے۔ **تنجور** میں پچھلے دنوں ایک عجیب شادی ہوئی تھی دلہا کی عمر سات سال اور دلہن کی فقط چار سال کی تھی لطف یہ کہ دلہا کا بھائی گریجویٹ اور دلہن کا باپ بی-اے-ایل اور منصف ہے۔ جہاں تعلیم یافتوں کا یہ حال ہے وہاں عام لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ **واشنگٹن** کا ایک تار مظہر ہے کہ مسٹر ساٹو نے بیان کیا کہ جنگ روس و جاپان کا اب تک ایک ملین سٹرلنگ خرچ آچکا ہے۔ اور اور یہ معمولی بات ہے کہ تاوان جنگ اصل خرچ سے کچھ زیادہ مانگا جاتا ہے۔ **مدراس** میں علاوہ قحط اور کالرہ کے ڈنگو فیور بھی زوروں پر ہے انگریز لوگ خصوصاً شکار ہوتے ہیں **جاپانی** سنگھالین میں ملکی انتظام قائم کررہے ہیں +

ایڈیٹوریل نوٹس

بدر کی غلط فہمی۔ ایڈیٹر بدر قادیانی نے اپنے ۳ اگست ۱۹۰۸ء کے پرچے میں ہمارے ایک مضمون پر جو آرمی نیوز سے لیکر نقل کیا گیا تھا کچھ خامہ فرسائی کی ہے اور اپنی ناواقفیت اور تعصب کا ایک اور ثبوت دیا ہے۔ آپ حالت متاہلی کے فوایدہ کو درست اور قانون قدرت کے مطابق تسلیم کر کے متی ۱۹: ۱۲ کا حوالہ دیتے اور کہتے ہیں کہ "اب سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ اناجیل کی رو سے بڑی عزت اور عظمت آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے اِس میں ہے کہ انسان مجرد رہے۔ اور اپنے آپ کو خوجہ بنادے۔ یسوع مسیح نے بڑے دردناک پیرایہ میں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنکو بہت خوف تھا کہ میری امت میرے اِس حکم کو نہ مانیگی فرمایا"۔ یہاں متی ۱۹: ۱۲ نقل کی ہے۔ پھر تحریر فرماتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ مجرد رہنے کی یہانتک کہ اپنے آپ کو آسمان کی بادشاہت کی خاطر بالکل نامرد بنادینکی یسوع نے کس قدر تاکید کی" اور آگے چلکر دو سوال کرتے ہیں "اول۔ آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے والوں کے واسطے ایک ایسی بات کیوں رکھی گئی ہے جو عمر کو گھٹانے والی اور اخلاق کو تباہ کرنے والی ہے۔ اور صحت جسمانی کو خراب کرنیوالی ہے۔ دویم۔ آپ صاحبان نے یسوع کے اُس پر درد قول اور تاکیدی حکم پر عمل کرنا کیوں ترک کر دیا" ؛

آفرین ہے ایڈیٹر صاحب کی اردو دانی پر! ہم نہیں سمجھتے کہ الفاظ تحت الخط کا مفہوم اِس آیت میں سے کس طرح اخذ ہو سکتا ہے بلکہ برعکس اس کے لکھا ہے کہ "جو اِس کو قبول کر سکتا ہے سو کرے"۔ اور ہم نہیں جانتے کہ ایڈیٹر بدر نے کن الفاظ سے مجرد رہنے کی بڑی عزت اور عظمت نکالی ہے۔ اور کس فقرہ سے "پر درد قول اور تاکیدی حکم" استنباط کیا ہے۔ جب ایڈیٹر بدر والے خیال ہی آیت مقتبسہ میں ندارد تو ہم اس کا کیا جواب دیں۔ جب ہم ایسی عزت اور عظمت اور تاکیدی حکم اور دردناک قول کے اِس آیت میں ہونے کے قابل ہی نہیں تو جواب دینا بھی ہمارا فرض نہیں ؛

الفاظ خوجے اور خوجے بنانا پہلی دو مثالوں میں اصالتاً اور استعارۃً ہر دو صورت میں مستعمل ہوئے ہیں مگر تیسرے موقعہ پر صرف استعارۃً۔ اس امر کی تشریح پولس رسول نے از متی ۷: ۲۹ میں یوں کر دی ہے "پر اے بھائیو میں تم سے یہہ کہتا ہوں کہ وقت تنگ ہے اس واسطے چاہئے کہ جورو والے ایسے ہو دیں جیسے کہ اُن کی جورواں نہیں"۔ نیز اِس آیت کی سیاق و سباق کو دیکھو۔ اور وہ بن بیاہے ہوؤں سے مصلحتۃً یوں کہتا ہے کہ "اچھا ہے کہ وہ ایسے رہیں جیسا میں ہوں۔ لیکن اگر وہ ضبط نہ کر سکیں تو بیاہ کریں۔ کہ بیاہ کرنا جل جانے سے بہتر ہے"۔ اور رسول کی یہہ صلاح اس وقت کی تکلیفوں کے سبب سے تھی نہ کہ کسی عظمت اور عزت کے سبب سے ایک دردناک قول اور تاکیدی حکم ؛

علاوہ ازیں یہہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ہمارے خداوند کے اس قول میں کوئی ایسا لفظ وارد نہیں ہوا جس سے مجرد رہنے کی حالت کی کسی قسم کی فوقیت یا عظمت ثابت ہو یا تاکیدی حکم کا تصور پایا جاوے۔ آخری فقرہ میں جو صیغہ امر کا وارد ہوا ہے اس سے حکم کا تصور پیدا نہیں ہوتا بلکہ اجازت کا اور اُسکی تعمیل کا انحصار آدمی کی مرضی پر معین کیا گیا ہے۔ یہہ نہیں لکھا کہ مجرد نہ رہنے سے آدمی آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا یا کہ مجرد نہ رہنا گناہ ہے۔ فقرہ "جو اِسکو قبول کر سکتا ہے سو کرے" اشارہ کرتا ہے ایک اور مقابل کے لازمی فقرہ کی طرف یعنی جو قبول نہیں کر سکتا ہے سو نہ کرے۔ اس قسم کا صیغہ امر یہ مکاشفات ۲۲: ۱۷ میں بھی آیا ہے "جو کوئی چاہے آب حیات مفت میں لے" جسکا صریح مطلب یہہ ہے کہ جو نہیں چاہتا وہ آب حیات مفت میں نہ لے یہاں محض دعوت ہے اور اُسکی قبولیت یا عدم قبولیت کا حصر انسان کی مرضی پر ہے۔ کسی قسم کا جبر نہیں ؛

فقرہ آسمان کی بادشاہت کی خاطر کے یہہ معنی نہیں ہیں آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونیکی شرط مجرد رہنا ہے بلکہ یہہ کہ ایسا شخص مسیحی مذہب کی منادی زیادہ آزادگی اور بے فکری اور سرگرمی سے کر سکتا ہے مثلاً پولس رسول بہ نسبت اس کے جو نکاح کرتا ہے نجات کے کام اسے اس بات کو کسی قسم کا تعلق نہیں ہے مسیح خداوند نے کسی جگہ ایسا حکم نہیں دیا ؛

لالہ لاجپت رائے کا سفر اور اُن کی چٹھی۔ ہم نے آریہ گزٹ لاہور کے پرچوں میں لالہ صاحب موصوف کی چٹھی کئی نمبروں میں نکلتی ہوئی دیکھی اور جو نتیجہ اس سے استنباط کیا وہ ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ لالہ صاحب پنجاب کے لوگوں کی طرف سے انگلینڈ کے لوگوں میں اہل ہند کی دردناک حالت کو ظاہر کرنیکے لئے ملک کے قائم مقام ہو کر گئے ہیں جسمیں ہندو محمدی اور عیسائی سبھی مذاہب کے لوگ شامل ہیں اسلئے ہمیں ہماری نسبت میں انکو بھی نظر بان اور ظلم ہر دو کے زیادہ تحمل دینا چاہئے انکو کسی مذہب کے خلاف قلم اٹھانا یا آوازہ کسنا واجب نہیں ہے۔ اس سے انکے موجودہ منصبی فرایض کو کچھ تعلق نہیں ہے۔ وہ اسوقت مناظرہ کرنے والے کی حیثیت میں نہیں ہیں کہ غیر مذاہب پر طعن و تشنیع کریں۔ اس سے تو دیگر مذاہب کے پیرواں کی خاطر کشیدگی اور بدظنی انکی طرف سے زیادہ ہو جائیگی۔ اگر وہ ایسا ہی کرتے رہیں تو ہم اُن سے ایسے پولٹیکل معاملہ میں کونسی امید رکھ سکتے ہیں۔ ہاں جب آپ ولایت سے واپس آجاویں اور اُس منصب سے سبکدوش ہو جاوینگے جسکے لئے آپ گئے ہوئے ہیں تب جیسا چاہیں اپنی قلم اور زبان سے مذہب کی بابت بولیں اور ہم اُنکے جواب دینے کیلئے تیار ہیں ؛

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تذکرۃ الحکمائے یونانی

۳- ہپیاس

باشندہ ایلس پروٹاگورس سے قریب بیس سال چھوٹا تھا اور تمام سوفسطائیوں میں سے سب سے زیادہ مشہور عالم تھا- وہ علم نجوم اور اقلیدس اور حساب اور علم زبان اور موسیقی اور علم الاصنام اور تواریخ اور علم قدامت میں اگرچہ درست علم نہیں رکھتا تھا تو بھی وسیع دسترس رکھتا تھا (ہپیاس اکبر ۲۸۵ ب) اُس نے یاداشت کا ایک نظام بھی ایجاد کیا تھا- اِس کا ذکر افلاطون کے مکالمات پروٹاگورس (۳۱۴ باب- ۳۳۷ ج) اور ہپیاس اکبر و اصغر میں آتا ہی- پروٹاگورس کے حوالہ صدر سے واضح ہوتا ہے کہ وہ متعلاش کا بڑا ہی دلدادہ تھا- نیز دیکھو ۳۸۶ ا- وہ شعرا کا بڑا بھاری مفسر اور اخلاقی اور پولیٹیکل مضامین پر بڑے فصیح اور بالادست لکچر دیا کرتا تھا- اور بسا اوقات اپنے ہمشہریوں کی طرف سے ایلچی ہوکر جایا کرتا تھا- علاوہ ازیں وہ حرفت و صنعت میں ایسا ماہر تھا کہ وہ کہا کرتا تھا کہ پوشاک اور آرائش کی وہ چیزیں جو میں استعمال کرتا ہوں خود میرے ہی ہاتھ کی کاریگری ہیں- ہپیاس کہتا ہے کہ قانون طبیعت کے خلاف ہے اور اس کے باہمی مقابلہ کرنیمیں وہ خود متشکی تھا (یادگار سقراط ۴ کتاب ۴ باب ۱۴ فصل)-

۴- پروڈیکس

پروڈیکس باشندہ قیوس (جو سیمونائیڈس کی جائے ولادت ہے) گورگیاس سے چند سال چھوٹا تھا اور معنی الفاظ اور فقرات کے استعمال کے لئے بڑا مشہور تھا- اُس کے شاگردوں میں سے ڈیمن اور تھیرامینس اور یوریپائیڈس اور ایسوکریٹس تھے یہاں تک کہ سقراط بھی پروڈیکس کو اپنا استاد کہتا ہے (پروٹاگورس ۳۴۱ ا- مینون ۹۶- خارمیڈس ۱۶۳ د) اس کی طرز کی دلچسپ تضمین کی بابت دیکھو پروٹاگورس ۳۳۷ و- ۳۳۸ ج تک- وہ ہردلعزیز استاد تھا اور بڑی اجرت لیکر تعلیم دیا کرتا تھا- ہیراکلیس کی وہ مشہور کہانی جو چوراہے پر کہی گئی تھی پروڈیکس کی نہایت ہی دلچسپ اور ہردلعزیز لکچروں میں سے ایک ہی- اور وہ اکثر اس پر لکچر دیا کرتا تھا- متاخرین اسکو سوفسطائیوں میں سے "بڑا ہی بے عیب" تصور کرتے ہیں- وہ پروٹاگورس سے قریباً بیس برس چھوٹا تھا- افلاطون نے اُس کے نام پر ایک مکالمہ لکھا ہے- گورگیاس اور ہپیاس کی طرح وہ بھی جوانوں کو تعلیم دینے کا دم بھرتا تھا (معذرت نامہ سقراط ۱۹ ہ تھیگیس ۱۲۷ ہ التمدن ۶۰۰ ج) اور اس کے عوض میں اپنے شاگردوں سے بڑی بڑی فیس اور علاوہ اِس کے احسانمندی اور شکرگذاری لیا کرتا تھا- ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب وہ قیوس سے ایک ملکی سفارت میں سفیر ہوگیا تھا تو کہتے ہیں کہ اس نے عام معاملات میں بڑا عمدہ برتاؤ کیا اور اِس سبب سے اُنجمن کی مجلس میں اُس نے بڑا نام حاصل کیا اور ساتھ ہی اِس کے وہ وعظ کے طور پر درس بھی دیا کرتا تھا جس کے بالعوض اُسکو خاصی اجرت بھی ملا کرتی تھی (ہپیاس اکبر ۲۸۲ ج) وہ الفاظ کو اُن کے درست اور مناسب معنوں میں استعمال کئے جانے پر بڑا زور دیا کرتا تھا (پروٹاگورس ۳۳۷ و یوتھوڈیمس ۲۷۷ ہ خارمیدس ۱۶۳ دلیکس ۱۹۷ د مقابلہ کرو فائیڈرس ۲۶۷ ب) مگر کہتے ہیں کہ اس نے یہ تعلیم صرف اپنے پچاس درہم والے لکچر میں دی ہے جس کو سقراط نے صرف ایک ہی درہم دیا تھا اس لئے وہ اس مضمون کا پورا استاد نہ تھا (کریٹلس ۳۸۴ ب) پروڈیکس نے ہیراکلیٹس اور دیگروں کی مدح میں بھی تصانیف تحریر کئے (الضیافت ۱۷۷ ب) اُس کہانی کا جو اُس نے ہیراکلیس کی بابت چوراہے میں کہی تھی خلاصہ زینوفن نے یادگار سقراط ۲ کتاب ۱ باب ۲۱ فصل میں کیا ہے- ایک سکولیاسٹ التمدن ۶۰۰ ج پر ایک حاشیہ میں کہتا ہے کہ اہل ایتھنے نے اسکو اس جرم سے مجرم ٹھہراکر زہر دیکر مار ڈالا تھا کہ وہ جوانوں کو بگاڑتا ہے- پروڈیکس کا اعتقاد تھا کہ اجسام فلکی اور عناصر اور زمین کے پھل اور عموماً تمام اشیاء جو انسان کے لئے مفید ہیں دیوتاؤں کی صورت میں تبدیل کی گئی ہیں مثلاً بخس شراب کا دیوتا اور کیپرس آگ کا دیوتا ہے وغیرہ وغیرہ- ایک کتاب میں مرقوم ہے کہ وہ کہتا تھا کہ دیوتاؤں کا خیال لوگوں کو اُن کی ڈھونڈھنے کیلئے ایک مدت کا دیا گیا-

۲- سقراط

سقراط کی تواریخ- سقراط کی سوانح عمری کے بڑے بڑے ماخذات اُس کے دو نہایت ہی مشہور اور اعلیٰ لیاقت تمیذان زینوفن اور افلاطون کی تصنیفات ہیں جو آپس میں وہی نسبت رکھتے ہیں جو مرقس اور یوحنا کی انجیلوں کو آپس میں ہے- اگرچہ قدیم زمانہ میں سقراط کے دیگر سامعین نے بھی سقراط کے مکالمات اور سوانح عمریاں قلمبند کی تھیں (یادگار سقراط ا کتاب ۴ باب ا فصل) مگر وہ سب کی سب ضائع ہوگئی ہیں- زینوفن کی یادگار سقراط میں سقراط کی اصلی گفتگوؤں کے اندراج کا دعوےٰ ہے نیز اُن الزامات کا ابطال ہے جو سقراط پر میلیتس اور دیگر مخالفین نے لگائے تھے اور اُن مخالفانہ خیالات کا جواب ہے جو اُس کے مقاصد اور چال چلن کے برخلاف مروج تھے- مگر افلاطون کے مکالمات کا مطلب بہت مبہم ہے اور صاف نہیں- اور مختلف مفسر انکی مختلف تفسیر کرتے ہیں- اُن کے درمیان سقراط کی تصویر اور افلاطون کے اپنے خیالات کا خاکہ باہم ایسا مخلوط ہے کہ اُن کے درمیان امتیاز کرنا ایک امر دشوار ہے- لیکن اگرچہ سقراط کی بابت یہ دونوں مصنف بادی النظر میں علیحدہ علیحدہ بولتے ہوئے معلوم پڑتے ہیں تو بھی وہ دونوں اپنے استاد کی عام باتوں کے بیان کرنے میں متفق اور متحد نظر آتے ہیں- فرق صرف اسی قدر ہے کہ ہر ایک نے مطابق اپنی طبیعت اور میلان کے اُسکو صورت دینے کی سعی کی ہے- زینوفن اپنے استاد کی

عملی صورت دکھلاتا ہے۔ یادگار سقراط کتاب ۱ باب ۶ فصل) "وہ ہمیشہ انسانی صفات پر گفتگو کیا کرتا تھا اور غور کیا کرتا تھا کہ دینداری کیا ہے؟ بیدینی کیا ہے؟ شرافت کیا ہے؟ خساست کیا ہے؟ راستی کیا ہے؟ ناراستی کیا ہے؟ شجاعت کیا ہے؟ بزدلی کیا ہے؟ دانائی کیا ہے؟ جہالت کیا ہے؟" وغیرہ وغیرہ۔ مگر افلاطون اس عملی پہلو سے قطع نظر کر کے زیادہ بلند پروازی کرتا ہے اور قیاسی پہلو پر جا نکلتا ہے۔ پس ان دونوں کا بیان متبائن نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے کی کمی کو پورا کرتے ہیں۔ اور اگر ان دونوں بیانات کو باہم ملا دیا جاوے تو سب پوری اور غیر متبائن تواریخ بنجاتی ہے۔ ہر دو اسکی اندرونی زندگی کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کے افلاس اور انصاف اور پرہیزگاری اور جفاکشی اور آزاد طبیعت کا دونوں میں یکسان مذکور ہے۔ انہیں میں سے اکثر کا ذکر خود ارسطو فانیس بھی کرتا ہے جس نے اُس پر بڑا مضحکہ اڑایا ہے۔

سقراط قبل از مسیح ۴۷۰ میں پیدا ہوا تھا۔ اُس کا والد سوفرانسکس ایک اتھینوی سنگتراش تھا اور اسکی والدہ فائینارٹ ایک قابلہ تھی۔ اُس کے لڑکپن اور جوانی کی بابت بہت کچھ معلوم نہیں ہے۔ لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ اُس نے موسیقی اور ورزش کی (جیسا کہ اُن میں دستور تھا) ابتدا ہی میں تعلیم پائی تھی۔ (پوسینی اس را۔ کتاب ۲۲ باب ۰ فصل ۹۔ کتاب ۳۵ باب ۲ فصل ۱) کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اُس نے اپنے والد کا پیشہ بھی سیکھا تھا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اتھینے میں خوشنما چیزوں کا ایک مجموعہ دیکھا جسے عوام سقراط کا بنا ہوا کہتے تھے اور تیموں اسکو سنگتراش کا لقب دیتا ہے (ڈائیوگنیس ۲۴ صفحہ)۔ اور کہتے ہیں کہ اُس کو انکسا غورث اور ارخیلاوس سے تلمذ حاصل تھا۔ (ایضاً) جو ایک طبعیات کا فلاسفر تھا۔ اور اپنی اوائل عمر میں

مشن فیلڈ

کونگو فری سٹیٹ میں جو آٹھ سوسائیٹیاں کام کر رہی ہیں انہیں ۲۱۱ فارن مشنریز۔ ۲۹۳ دیسی ایوینجلسٹس ۳۲۷ دیسی استاد۔ ۵۶۴۱ سنڈے سکول۔ ۱۰۱۶۲ طلبا دن کے مدرسوں میں۔ ۲۱۹۵۱ عشا میں شامل ہیں ۴۷۰ کیٹیکیومن ہیں یعنی متلاشی جو اصطباغ کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اس ریاست کا کل رقبہ ۸۵۰۰۰۰ میل مربع ہے اور ۲ کروڑ کی آبادی ہے۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ڈاکٹر ایم۔ کے۔ دگوس ایم۔ بی۔ ایم۔ آر۔ سی۔ ایس۔ ڈی۔ پی ایچ جو لندن میں تعلیم پا رہے تھے گورنمنٹ اسسٹنٹ سرجنس کے مدرس پریزیڈنسی کے امیدواروں کے امتحان مقابلہ میں اول درجہ پر نکلے ہیں۔

ترکی میں جوان مردوں کے لئے امریکن مشن کی طرف سے سات کالج ہیں جن میں ۴۰۰۰ کی حاضری ہے جنہیں سے ۱۰۰۰ کالج کی جماعتیں ہیں۔ اور وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی وہاں پر ایسی تحریک ہے کہ ہر ایک کالج کی اپنی اپنی علیحدہ ایسوسی ایشن ہے اور امید کیجاتی ہے بہت جلد ایک قومی سیکرٹری کی ضرورت پڑ جائیگی

بشپ بشفورڈ صاحب ایک اخبار میں لکھتے ہیں کہ مغربی چین میں ہمارے ۲۳ سو ممبروں میں سے ۹/۱۰ مرد ہیں اور ۱/۱۰ سے کم مستورات اور بچے ہیں۔ صوبہ زیچوان میں ۲۰ سے ۴۰ فیصدی تک مرد پڑھ لکھ سکتے ہیں۔ اس صوبہ کے پورے ۹۰ فیصدی مرد جو ہمارے ممبر ہونے کی درخواست کر رہے ہیں پڑھ سکتے ہیں۔ اور باقی کے مرد اور عورات پیشتر اس کے کہ وہ ہمارے پورے ممبر ہو جاویں بالضرور پڑھنا سیکھینگے اور انجیل کا امتحان پاس کرینگے۔ ہماری چین کی کلیسیا کے تمام ممبران نئے عہد نامہ کے امتحانات پاس کرتے ہیں جو ممبر ہونیکی ایک خاص شرط ہے۔ اس کلیسیا میں ایسے بہت سے ممبر ہیں جو نئے عہد نامہ کی کوئی نہ کوئی کتاب ازبر پڑھ سکتے ہیں۔ اور ہمارے بعض کل نئے عہد نامہ کے حافظ ہیں۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں سب سے چھوٹا سکہ مجمع الجزایر ملایا میں مستعمل ہوتا ہے جسکو لاکھ سے بناتے ہیں۔ دھات کے سکوں میں سب سے چھوٹا سکہ پرتگال میں جاری ہے منیلا کے بورڈ آف ہیلتھ کی بابت یقین کیا جاتا ہے کہ اُس نے ریڈیم شعاعوں سے جذام کا علاج دریافت کر لیا ہے۔ ۲۵ مریض ۶ ماہ تک زیر علاج رہے جنہیں سے ۶ تو صحت یاب ہو گئے اور باقی کی صحت میں ترقی نظر آتی ہے۔

شہر شکاگو واقعہ امریکہ کی آبادی فی الحال ۲۰ لاکھ سے زیادہ ہے مگر پھر بھی حیرت انگیز ترقی کرتی جاتی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ چوبیس گھنٹے کے ریلوے سفر میں جو شکاگو سے کیا جاتا ہے اس سے پچاس کروڑ آدمی سے بھی زیادہ کی آبادی ہو گئی ہے۔ اور ۱۸۲۹ ٹرینیں جو ۲۲ اضلاع کی ریلوے لائینوں سے تعلق رکھتی ہیں ہر روز شہر میں داخل ہوتی ہیں۔ دستکاری کے مرکز کے لحاظ سے شکاگو اب نیویارک پر سبقت لے گیا ہے۔ اور تخمینہ کیا گیا ہے کہ ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ کی چیزیں وہاں ہوتی ہے اس سے صرف لندن ہی کی پیداوار بڑھکر ہے۔ سنہ ۱۹۰۵ء کے آخر میں شکاگو کے بنکوں کا سرمایہ ۱۲ کروڑ ۲۱ لاکھ تک پہنچ گیا ہے۔ اور اُسکی سالیانہ مجموعی تجارت سے ۲۴ کروڑ کی آمدنی ہوتی ہے۔

مراسلات

نمبر (۲)

جوروؤں کے فرایض

اپنے شوہروں کو پیار کرنا (ططس ۲/۴) ؛

محبت ہی ایک ایسا لفظ ہے جو اُن تمام فرائیض کا مجموعہ ہے۔ جنہیں ہم ہر قسم کے اشخاص کے لئے ادا کرتے ہیں جس طرح سے کہ اس میں وہ تمام فرائیض شامل ہیں جنہیں شوہر جورو کی نسبت ادا کرتا ہے اسی طرح سے وہ کل فرائیض بھی ہیں جنہیں جورو خصم کی نسبت ادا کرتی ہے ؛

خصم اور جورو کے فرایض میں مطابقت پائی جاتی ہے۔ بہت سے فرائیض تو دونوں طرف یکساں ہیں اور جیسا کہ شوہروں کے فرایض میں بیان ہو چکا ہے کہ اپنی جوروؤں کو عاشقانہ محبت سے پیار کریں ان کے ساتھ وفادار رہیں تکلیف میں اُن کو تسلی دیں۔ انکو اپنا راز دار بنادیں اور بچوں کی اخلاقی اور دینی تربیت میں ان کی مدد کریں۔ یہہ سارے فرائیض جوروؤں پر بھی صادق آتے ہیں۔ دونوں کے فرائیض کی مناسب ترتیب ایسی برابر ہے کہ اگر ایک پر بوجھ ہے تو دوسرا ہرگز اس سے سبک دوش نہیں ہو سکتا بلکہ ہر ایک کے پاس علیحدہ علیحدہ اپنا مناسب بوجھ ہے اور علاوہ اس کے وہ ایک دوسرے کے بوجھوں کو بھی اٹھاتے ہیں ؛

محبت کے عام فرض میں پہلا خاص فرض جسکا میں بیان کرتا ہوں یہہ ہے کہ اپنے شوہر کو ادب کے ساتھ پیار کرو ؛

الٰہی حکم یہہ ہے کہ ہر ایک تم میں سے اپنی جورو کو ایسا پیار کرے جیسا آپکو اور عورت شوہر کا ادب کرے ؛ شوہر کو حکم دیا گیا ہے کہ عورت کو نازک پیدائش سمجھکر عزت دے (۱ پطرس ۳/۷) یہہ نہیں کہ وہ ہر بات میں زیادہ کمزور ہے۔ لیکن بعض حالتوں میں خصوصاً جسمانی طاقت میں تو وہ ایسی ہی ہے۔ اب جبکہ شوہر کا فرض ہے کہ عورت کو نازک برتن سمجھکر پیار کرے۔ اور اسکی عزت کرے۔ تو اسی طرح سے عورت کا بھی فرض ہے کہ مرد کو زیادہ مضبوط اور اپنا محافظ اور خاندان کا سر سمجھکر پیار کرے اور اسکی عزت کرے عورت جسمانی قد کے لحاظ سے مرد سے کئی انچ چھوٹی ہے اور اسی لئے جب اسکو اس کا چہرہ دیکھنا ہو تو اوپر نگاہ کرنی پڑتی ہے یہہ اس بات کا نشان ہے کہ زندگی کی زیادہ سخت اور مشکل حالتوں میں اپنی کمزوری ذات کے سبب اسے مرد کو اوپر نگاہ کرکے تاکنا پڑتا ہے لیکن اخلاقی اور روحانی باتوں میں ممکن ہے کہ مرد بھی اسکی طرف اوپر کو نگاہ کرے کیونکہ ان باتوں میں وہ مرد سے زیادہ اونچی ہے ؛

کوئی حقیقی عورت ایسے شوہر کو نہیں چاہتی کہ جسکی وہ عزت نہیں کر سکتی ہے اور جسکی طرف وہ اوپر نہیں دیکھ سکتی ہے اگرچہ اس سے بعض باتوں میں تابعداری ہو سکتی ہے تاہم ہر جگہ کے مرد عورتوں کی تمیز اُس کو قانون قدرت اور اسی سبب سے خدا کا مقرر کیا ہوا قانون مانتی ہے یہہ بیشک خدا کے کلام کی تعلیم ہے۔ ہر ایک عورت کو شوہر کے چننے میں بڑی خبرداری کرنا چاہئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ ایسی کو چنے جس کا چال چلن شوہر کے درجے اور قابلیت کے لحاظ سے ایسا ہو کہ جس کا وہ محبت کے ساتھ ادب نہ کر سکے ؛

جورو کا دوسرا فرض جس کا میں بیان کرتا ہوں یہہ ہے کہ (۲) وہ اپنے شوہر کا حکم مانے۔

سنو کہ اس بات میں خدا کا کلام کیا تعلیم دیتا ہے۔ اے عورتو جیسا خداوند میں مناسب ہے اپنے خصم کی فرمانبرداری کرو (قلسیون ۳/۱۸) ؛

دوسری آیت شوہروں کو حکم دیتی ہے کہ اپنی جوروؤں کو پیار کریں اور اُن سے کڑوے نہ ہوں ؛

تاکہ جوان عورتوں کو ہوشیار کریں کہ وہ اپنے خصموں اور بچوں کو پیار کریں اور چوکس اور پاک دامن اور گھر میں رہنے والیاں اور خوش مزاج اپنے خصموں کے کہے میں ہو دیں تاکہ خدا کے کلام کی بدنامی نہ ہو دے۔ (ططس ۲/۴۔۵) ؛

ہر ایک مرد کا سر مسیح ہے اور ہر ایک عورت کا سر مرد ہے اور مسیح کا سر خدا ہے ا قرنتیوں ۱۱/۳۔

یہاں پر مرد اور عورت کا رشتہ تمثیلاً اس رشتے سے ظاہر کیا جاتا ہے جو باپ اور مسیح میں ہے۔ یہہ دونوں بعض حالتوں میں برابر۔ اے عورتو تم اپنے اپنے شوہروں کے تابع رہو (ا پطرس ۳/۱)۔ اے عورتو اپنے شوہروں کی ایسی فرمانبردار رہو جیسے خداوند کی (افسیوں ۵/۲۲) چھبیسویں آیت میں شوہروں کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ اپنی جوروؤں کو پیار کریں جیسا کہ مسیح نے کلیسیا کو پیار کیا فی الحقیقت اس بات میں شوہر کا یہہ فرض کہ اپنی جورو کو پیار کرے جورو کے اس فرض کی نسبت کہ وہ اپنے شوہر کی تابعداری کرے زیادہ تاکید کے ساتھ ہے۔ بائبل کی تعلیم صاف ہے لیکن شاید تم کہو کہ پولوس تو پیر فرتوت تھا میں اس امر میں اسکی تعلیم کو قبول نہیں کرتی ؛

اے میری بہنو یاد رکھو کہ اگر تم اسکی اُس معتبر گواہی کو جو جورو کے فرض کی نسبت ہے رد کرتی ہو تو تمہیں اسکو بھی رد کرنا پڑیگا جو خصم کے فرض کی نسبت ہے۔ یہہ بھی یاد رکھو کہ اس مذہب کی تاثیر سے جسکی منادی پولوس کرتا تھا اور جسکی خاطر وہ قتل بھی ہوا ان ہی نصیحتوں کے ذریعے جو شوہروں اور جوروؤں کے باہمی فرایض کی نسبت ہیں عورت کا رتبہ بڑھ گیا ہے اور آجکل

بھی وہ اس ذلت اور غلامی کی حالت سے جسمیں کہ اور مذہب اُسکو چھوڑ دیتے ہیں نکلکر ایسے درجے پر رکھی جاتی ہے۔ جہان پر کہ وہ پیار و عزت سے رہتی ہے اور بعض حالتوں میں اپنے شوہر کے برابر اور کبھی اُس سے بھی افضل سمجھی جاتی ہے۔ یہہ بات یاد رکھو کیونکہ یہہ سچ ہے اس بات کا لحاظ کرکے اور تعصب کو بالائے طاق رکھکے کچھہ عرصہ کے لئے اس فرض کے مضمون پر غور کرو۔ میری دانست میں اگر اُسکو یون بیان کرین تو زیادہ صاف ہوگا کہ خدا نے قوانین قدرت سے شوہر کو اختیار دیا ہے کہ اس وقت جبکہ دونوں کی رائے متفق نہو تو اپنی مرضی کے موافق فیصلہ کرے قانونِ مجلس میں جبکہ مخالف فریقین کی رائیں برابر ہوں تو میر مجلس سے بھی رائے لی جاتی ہے۔ ورنہ فیصلہ نہیں ہوسکتا ہے کمیٹیوں میں ممبروں کا شمار اکثر طاق ہوتا ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ مخالف رائیں برابر ہوں اور کچھہ فیصلہ نہ ہوسکے اگر خاندان کا انتظام ایسا ہوکہ اسمیں بجائے دو کے تین رائے دینے والے ہوں تو اس حالت میں فیصلہ بخوبی ہوسکتا ہے مگر چونکہ دو ہی ہیں اس لئے چاہئے کہ دونوں کسی مشکل کام کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک خیال ایک دل اور ایک رائے ہو دیں لیکن یہہ حالت ہمیشہ نہیں ہوتی۔ بعض باتوں میں اگر وہ اتفاق نہ کریں تو چندان نقصان نہیں ہوتا۔ مگر بعض باتیں ایسی بھی ہیں جن میں باوجود اختلاف رائے کے فیصلہ ہونا ضرور ہے ورنہ خانگی معاملات کے انتظام کو بند کرنا پڑیگا دونوں میں سے ایک کی رائے فیصلہ کرنے کے لئے زیادہ لینی پڑیگی۔ یہہ حق شوہر کا ہے خصوصاً ان باتوں میں جنکا تعلق گھر سے باہر ہو (جو باہر سے تعلق رکھتی ہیں) جورو کی فرمانبرداری کا فرض ایسا تو نہیں ہے کہ وہ مطلق اُسکی پابند ہو۔ معمولی عقل سے بھی اسکی

تشریح ہونی چاہئے بچوں کی نسبت حکم دیا گیا ہے کہ خداوند میں اپنے والدین کی تابعداری کریں وہ اس بات کے پابند نہیں ہیں کہ جھوٹ بولنے یا چوری کرنے کے حکم کی بھی تعمیل کریں پس اگر شوہر چاہے کہ جورو کوئی ایسی بات کرے جو کہ واہیات یا خراب یا نامناسب ہو تو جورو پابند نہیں ہے کہ ان باتوں میں اُسکی فرمانبرداری کرے کیونکہ ایسا کرنا خداوند میں درست نہیں ہے؛

ایسی حالت بھی ہوتی ہے خصوصاً گھر کے اندرونی انتظام میں جہانپر کہ میری سمجھ میں شوہر کو جورو کی بات ماننی چاہئے اور فیصلہ اسکی مرضی پر چھوڑنا چاہئے؛

ان گھروں میں جہان پر کہ محبت و عزت اور فرمانبرداری کے اصول بخوبی برتے جاتے ہیں۔ اختیار جتانے کا اظہار مطلقاً نہیں ہوتا۔ میں اُس گھر پر ترس کھاتا ہوں جہان پہ شوہر یا بیوی ایک دوسرے کو ایسے طرز یا آواز سے حکم دیتے ہیں جیسا کہ بچوں یا نوکروں کو حکم دیا جاتا ہے؛

ایک بات تو صاف معلوم دیتی ہے کہ جورو کو چاہئے کہ اس مقام اور گرد و نواح سے جو شوہر کے کاروبار اور کل خاندان کے فائدے کے لئے سب سے اچھا ہے راضی رہے میں بہت سے خادم الدینوں کو جانتا ہوں جو اپنی نیفیصیابی سے بہت رہ گئے اور جو برابر اپنے مقامات کو تبدیل کرتے رہے کیونکہ ان کی جوروئیں گرد و نواح سے ناخوش اور ناراضمند تھیں ان باتوں کی بابت مت گڑگڑاؤ اور نہ شکایت کرو جو خاندان کے انتظام کے لئے سب سے عمدہ اور ضروری معلوم دیتی ہیں ایک اور فرض جورو کا یہہ ہے کہ؛

(۳) اپنے شوہر کے گھر کو جہانتک اس سے ہوسکے خوش و خرم رکھے چاہئے کہ آدمی کا گھر مثل بندرگاہ کے ہو وے جسمیں کہ وہ زندگی کے طوفان سے پناہ پاوے

یہہ ایسی محفوظ پناہ گاہ ہو جسمیں تہمتیں اور بدنامیاں جو اُسپر حملہ کرتی ہیں کسی طرح سے دخل نہ پاویں اسمیں اسکو کامل جسمانی خوشی و آرام اور روح و دماغ کی آسایش اور زندگی کے جھگڑوں سے پناہ ملنی چاہئے یہہ اس کے لئے ایک چھوٹا سا زمینی فردوس ہونا چاہئے جس طرح سے کہ وہ اس گھر کا مالک اور بادشاہ ہے اسی طرح سے تم بھی اسکی ملکہ ہو گھر کے کل شرکا تمہارے شوہر سمیت گھر کی ملکہ ہونیکی وجہ سے تمہارے سامنے جھکتے ہیں؛

تم اس کے گھر میں داخل ہوئی ہو تاکہ اس گھر کا چراغ ہوکر اندر روشنی بخشو جبکہ باہر تاریکی ہے تم اسکی زندگی کے اوپر محافظ فرشتے کی طرح متعین ہو اسکی خوشی کو دوبالا کرتی اور اسکی فکروں کو بانٹ لیتی ہو جبکہ وہ جھگڑے کے درمیان ملتا جلتا ہے تم تو آئے اس جگہ سے یان باہری دنیا سے جسے ہم بہت پیار کرتے ہیں اور افسوس دیر تک پیار کرتے ہیں پھسلاکر آتشدان کے پاس خوشی کی جگہ میں آرام کے گھنٹے بسر کرنے کے لئے بلا لیتی ہو؛

یہہ تمہارا ہی فرض ہے کہ اس کے گھر کو جہانتک ممکن ہو بہشت کی مانند بناؤ اس کے لئے سینکڑوں چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا پڑیگا مثلاً میز لگانے اور کھانا پکانے کا طریقہ۔ ایسے لذیذ کھانے پکانے جو اس کے مرغوب خاطر ہوں کھانے کا وقت پر تیار ہونا فرش کی صورت تصویروں کا قرینے کے ساتھ دیوار پر سجانا اتوار کی صبح کے لئے صاف کپڑوں کا چننا؛

ان سب میں بٹن ٹانکنا۔ موزوں کا مرمت کرنا۔ ان ساری باتوں سے اس کا گھر اُسکو مثل بہشت کے معلوم دیتا ہے۔ اگر تمہارا مقصد و مدعا یہی ہو کہ اس کے گھر کو خوش و خرم رکھو تو تمہارے ذہن میں اس کے لئے بہت سی تجاویز اور غیر متوقع خوشی کے سامان ہو جاوینگے علاوہ بریں تمہیں چاہئے۔ کہ ان سب باتوں کا اہتمام ایسی مہربانی اور خوبی سے کرو جس کے باعث تمہارے

شوہر کا پیار و شوہر و شوق ہمیشہ بڑھتا رہے ؛

مت خیال کرو کہ میں ظاہری پوشاک اور ذاتی خوبصورتی پر بھی زیادہ تاکید کرتا ہوں۔ دل کی اندرونی سجاوٹ جو کہ خوبیوں اور نیکیوں کے ساتھ ہو لازم ہے کہیں زیادہ ضروری ہیں تاہم سچائی خوبصورتی اور نیکی ایک دوسرے سے ایسی جڑی ہوئی ہیں کہ کبھی جدا نہیں ہو سکتی ہیں بائیل ہمیں سکھاتی ہے کہ جو چیزیں خوشنما ہیں انپر خیال کرو اگر تمہاری پوشاک یا صورت شکل سے کسی طرح کا بھدا پن یا لاپرواہی ظاہر ہو تو اس سے تمہارے شوہر کی محبت اور الفت گھٹ جائیگی۔ تم کسی اجنبی یا چند روزہ مہمان کو دکھانیکے لئے خوب سجتی ہو ایسا ہی اپنے شوہر کو دکھانے کے لئے کرو تو یقین جانو کہ وہ اسکو پسند کریگا اگر تم اپنے شوہر کے لئے گھر کو خوشنما اور دلکش بنانے کی کوشش اور جستجو کرو۔ تو تم سخت افسوس۔ آنسوؤں اور زندگی بھر کی جگر سوزی سے محفوظ رہو گی۔ جس قدر تمہارے شوہر کو گھر ناپسند معلوم دیگا اسی قدر اسکو آزمائش ہوگی کہ اپنی راتوں کو مجلسوں کلال خانوں تماشہ گاہوں یا اور ناپسند مقاموں میں بسر کرے ناپسند اور غیر مرغوب گھر کے سبب سے بہت سے لوگوں کا بیڑا پلٹ گیا اور انہوں نے ہلاکت کی راہ کو اختیار کر لیا ممکن ہے کہ یہی حال تمہارے گھر کا ہو ؛

ولیم ہٹن کی زندگی کا ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز ایک دہقانی عورت اُن کے پاس آئی اور کہا کہ میرا شوہر مجھ سے بڑی بدسلوکی کرتا ہے۔ اور دوسروں کی صحبت کو زیادہ پسند کرتا ہے وہ اکثر شام کو باہر گذار دیتا ہے۔ جس کے باعث میں بہت اداس رہتی ہوں آپکو دانا شخص سمجھ کر میں آپ کے پاس یہہ دریافت کرنے کو آئی ہوں کہ اُسکی کیا تدبیر کیجائے کہ میرا شوہر سدھر جائے ؛

انہوں نے جواب دیا کہ اُس کا علاج بہت سادہ ہے اور جہانتک کہ مجھے معلوم ہے۔ اس سے کبھی نہ کامیابی نہ ہوئی وہ علاج یہہ ہے۔ کہ اپنے شوہر کے ساتھ ہمیشہ خندان پیشانی سے پیش آؤ ؛

عورت نے انکا شکریہ ادا کیا اور چلی گئی چند مہینوں کے بعد وہ عمدہ مرغیوں کا جوڑا لیکر آئی اور درخواست کی کہ انہیں قبول کریں اور شکر گذاری اور خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ بیان کیا کہ میں نے آپ کی صلاح کے بموجب عمل کیا اور میرا شوہر سدھر گیا وہ اب اور زیادہ دوسروں کی صحبت کی جستجو نہیں کرتا ہے لیکن میرے ساتھ محبت اور مہربانی سے پیش آتا ہے ؛

اسی پیرائے میں میں مہماں نوازی کے طریق کی نسبت کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ شوہر ایک ایسے گھر اور ایسی جورو کو پسند کرتا ہے جنہیں وہ اپنے دوستوں کو خوشی اور فخر کے ساتھ دکھا سکے۔ ان دوستوں کو بڑی خاطرداری سے قبول کرو۔ اور انہیں ہر قسم کا آرام دو۔ مہماں نوازی کے فرض کی بھی حد ہے۔ لیکن یہہ ایک ایسا فرض ہے کہ جسے ہر ایک جورو کو سیکھنا ہے ؛

(۴) تمہیں اپنے شوہر کی مصیبتوں میں اس کے ساتھ ہمدردی اور اُس کے کاروبار میں اُسکی مدد کرنی چاہئے ؛

اس کو لازم ہے کہ تمہیں اپنا راز دار بنادے۔ اور تمہیں ترغیب دینی چاہئے کہ وہ تمپر اعتبار کرے اور اُس کے راز کو دیانتداری کے ساتھ رکھنے سے تمہیں ثابت کر دینا چاہئے کہ تم اس اعتبار کے لائق ہو۔ اگر اسکو یہہ بات دریافت ہو جائے کہ وہ تمہارے اوپر بھروسہ نہیں رکھ سکتا تو وہ خود بخود تمہارے اعتبار کو تمہاری طرف سے ہٹا دیگا تمہیں چاہئے کہ اُسکی تدبیروں میں بدل و جان شامل ہو اور جہانتک مناسب ہو اس کے کاروبار کی کماحقہ واقفیت حاصل کرو۔ اور تمام اخلاقی معاملات میں جو اُس کے کاروبار سے تعلق رکھتے ہیں۔ سچی عورت کی طبیعت کے ساتھ صلاح دو کیونکہ تم اس بات میں اس کے لئے ایک قسم کا دوسرا ضمیر ہو ؛

اگر وہ تھکا ماندہ اور بھوکا گھر پر آتا ہے اور سب سے بڑھکر آرام کا آرزومند ہے تو گھر کے چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کے بیان کرنے سے اسکو دق نہ کرو۔ اور جبتک اُسکی بھوک رفع نہ ہو جائے اس سے امید نہ رکھو کہ وہ تمہارے سامنے اس سارے قصے کو بیان کرے جو اس نے کیا اور دیکھا۔ پہلے اس کے پیٹ کی فکر کرو۔ تب وہ بہت جلد تم سے گفتگو کرنے کے لئے تیار ہوگا گھر کے چھوٹے چھوٹے معاملات کے جھگڑوں سے جہانتک ہو سکتا ہے اُسے بچاؤ۔ اگر وہ پاسبان ہے اور ایک بڑی کلیسیا کا ذمہ دار ہے اور بہت سے ٹوٹے دلوں کا بوجھ اٹھاتا ہے اگر وہ کوئی وکیل ہے اور اس کے ہاتھ میں ایسا بھاری مقدمہ ہے جو آئندہ کامیابی میں مدد دے سکتا ہے یا اُسے بگاڑ سکتا ہے۔ اگر وہ حکیم ہے اور اُسے بہت سے مریضوں کے پاس جانا پڑتا ہے ایسا کہ تھک جاتا ہے اگر وہ کاروباری آدمی ہے اور اسے اپنی دیانتداری کے باعث بددیانت لوگوں سے سخت مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ مزدور ہے اور ہر روز اُسے دس گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے اُس کا کوئی پیشہ کیوں نہ ہو تمہیں چاہئے کہ اُسکی فکروں اور تکلیفوں میں ہمدرد ہو اور اسکی مدد کرو تاکہ وہ اپنے کام میں اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل کرے۔ ڈزرئیلی (Disraeli) جو کچھ عرصہ تک سلطنت برطانیہ کا حقیقی فرمانروا تھا ایک دفعہ پارلیمنٹ کے جلاس میں ایک ضروری سپیچ دینے کو جارہا تھا اُسکی جورو گاڑی میں اس کے ساتھ تھی جبکہ گاڑی کا دروازہ بند کیا گیا تو اُس کا ہاتھ اس میں پھنس گیا اس نے بجائے اپنے شوہر کو گھبرانے اور اس کے خیالات کو منتشر کرنے کے بڑے صبر کے ساتھ درد کو دروازے کے کھلنے تک برداشت کیا بلکہ اُس کے بعد بھی جبکہ وہ براندے

میں بیٹھی ہوئی تھی تو بڑے پیار اور تبسم کے ساتھ اپنے شوہر کو دیکھتی اور اُس کی کوششوں میں اسے ہمت دلاتی رہی اس نے حقیقی عورت کی سی دانائی اور بیوی کی سی مستعد طبیعت ظاہر کی ؛

کفایت شعار ہونے سے تم اپنے شوہر کو مدد دے سکتی ہو۔ ممکن ہے کہ وہ تمہاری خاطر تمہاری ساری خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے راضی ہو مگر تمہیں تاکید کرنی چاہئے۔ کہ خاندان کے اخراجات آمدنی کے اندر ہی رہیں۔ ممکن ہے کہ زیادہ چھوٹے مکان میں اُٹھ جاتے۔ یا پُھٹی ٹوپی اور پرانے کپڑے پہننے۔ یا اس سفر کے ارادے کے ملتوی ہو جانے سے کہ جس میں تمہارا دل لگا ہوا تھا تمکو تکلیف پہنچے لیکن ایسی تکلیفیں اس بے عزتی کے مقابلے میں کیا ہیں جو خاندان کی فضول خرچی کے سبب تمہارے شوہر کا دیوالہ نکلنے یا اُس کے قرض میں ڈوب جانے یا بددیانتی کرنے سے ہوتی ہے بہت سے آدمی آج کے دن جیل خانے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس خیانت کے باعث جس کا سوراغ بیدعا بیوی کی شوقین طبیعت کی طرف پہنچتا ہے لازم تو تھا کہ بیویں بھی اپنے شوہروں کے ساتھ قید میں شریک ہوتیں میں پھر تاکیداً کہتا ہوں کہ اخراجات کو آمدنی کے اندر رکھنے کے لئے بصدقا آمادہ رہو ؛

۵۔ اپنے شوہر کے لئے دعا مانگو۔

یہہ بات کیسی مبارک ہے کہ شوہر اور بیوی ہمیشگی کے رستے پر ایک ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالکر چلیں جس طرح سے کہ وہ اس زندگی کے راستے پر چلتے ہیں کیسے افسوس کی بات ہے جبکہ وہ مذہبی عقیدوں میں ایک دوسرے سے ایسے جدا ہیں جیسا آسمان زمین سے اور جبکہ دونوں بیدین ہیں تو نہایت ہی سخت افسوس ہے بعض دفعہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک سچا مسیحی ایک عورت سے شادی کرتا ہے جسے شوہر کے دین وایمان کی طرف ذرا بھی ہمدردی نہیں ہے۔ لیکن اکثر تو ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ مسیحی عورتیں ایسے آدمیوں سے شادی کرتی ہیں جنہیں اپنی جورؤں کی مذہبی عقاید کی نسبت کوئی خاص ہمدردی نہیں ہے گو وہ اپنی شائستگی کے باعث انکی برداشت کرتے ہیں اس قسم کی عورتوں کے ساتھ میں مخاطب ہوکر کہتا ہوں۔ کہ اپنے شوہروں کے لئے بلاناغہ آنسو بہا بہا کر دعا مانگیں۔ پولوس حواری کہتا ہے کہ بے ایمان شوہر بیوی کے سبب سے پاک کیا جاتا ہے۔ ورنہ اُن کے بچے ناپاک ہوتے لیکن اب وہ پاک ہیں۔ کیونکہ اے عورت کیا معلوم کہ تو اپنے شوہر کو بچاوے ممکن ہے کہ وہ کم اعتقادی اور گناہ میں بالکل سخت ہوگیا ہے اور مذہبی سچائی سے بالکل لاپرواہ ہے لیکن کون جانے کہ تو خدا کے ہاتھ میں اس کی نجات کا ذریعہ ہو ؛

بہت سے شوہر اپنی بیویوں کی سنجیدہ دعاؤں اور ثابت قدم زندگی کے باعث مسیح کے پاس لائے گئے ہیں۔ جب تک دم میں دم ہے تمہاری دعائیں اپنے شوہر کی نجات کے بارے میں روز بروز فضل کے تخت کے سامنے پیش کی جاویں ؛

اپنی روزانہ زندگی سے اُسپر ظاہر کرو کہ مسیح کی محبت جو تمہارے دل میں ہے ان خوبیوں اور نیکیوں کے ساتھ ملکر جو تم جورو اور عورت اور ماں ہونیکی حیثیت میں رکھتی ہو تمکو اس کے لئے ایک ایسا ساتھی بنا دیتی ہے جو کہ اس محبت کے بغیر ملنا غیر ممکن ہے اگرچہ شاید تم اسکو اپنے ساتھ خدا کے گھر میں لیجانیکی ترغیب نہیں دے سکتی ہو تاہم تم اُس کے سامنے روزمرہ مسیحی زندگی کی خوبیوں اور خود انکاریوں کے وعظ سنا سکتی ہو اگرچہ وہ تم سے اسوقت ناراضگی ظاہر کرے جبکہ تم ایسی جگہ جانے سے انکار کرو جہاں پر کہ تمہاری مسیحی طبیعت تمہیں جانیکی اجازت نہیں دیتی ہے تاہم اپنے دل میں تو وہ خوش ہوگا کہ اسکی جورو کیسی سچی اور مستقل مسیحی ہے ؛

تمہاری نسبت تمہارے شوہر کی آزمائشیں بہت اور زیادہ کٹھن ہیں۔ اپنے کاروبار کی وجہ سے اسکو ایسے اشخاص سے سابقہ پڑتا ہے جو بیدین۔ بدسلیقہ بدنیات اور شرابی ہیں۔ وہ ایسی زبان سنتا ہے جو تم نے کبھی نہیں سُنی اور ایسے نظارے دیکھتا ہے جو تمہاری آنکھوں کے سامنے سے کبھی نہ گذرے ہونگے اگر وہ انسان سے بڑھکر ہو تو خیر ورنہ اُس کے اوپر اکثر ایسی آزمائشیں آوینگی کہ جن سے سوائے ایک محبتی اور دعا مانگنے والی بیوی اور خوش وخرم گھر کے اور کسی صورت سے چھٹکارہ نہ ملیگا۔ پس جبکہ وہ روز مرہ کے کام کے لئے باہر جاتا ہے تو وہ ایک محبتی بیوی کی دلسوز دعاؤں کے ساتھ اپنی کمر کو کس کے جاوے۔ تم ہمیشہ اس کے نام کو فضل کے تخت کے سامنے پیش کرو۔ اور تمہارے دل سے ہمیشہ یہہ دعا نکلے کہ اے خدا میرے شوہر کو پاک سچا اور نیک رکھ اور زندگی کے راستوں میں اسکی رہنمائی کر اور کاش کہ اس دعا کا جواب تم میں سے ہر ایک کو ملے ؛

سر جیمس میکنٹوش نے اپنی بیوی کی یادگار میں یہہ محبت آمیز الفاظ لکھے "میری جوانی کی اندھی محبت ہی میری پسند کی رہنما ہوئی۔ مجھ کو ایک دانشمند ساتھی ہمدرد دوست ہوشیار صلاحکار۔ نہایت ہی وفادار بیوی اور ایسی محبت سے بھری ہوئی ماں ملی جسکی جدائی نے بچوں کے دل کو ایسا توڑا جو اور کسی ماں کی جدائی سے نہ ٹوٹا ہوگا۔ مجھے ایک عورت ملی جس نے میری کمزوریوں کا ایسی محبت کے ساتھ انتظام کیا۔ کہ رفتہ رفتہ ان میں سے بہت سی خراب عادتوں کو درست کر لیا۔ وہ محبت کے سبب سے دوراندیش بھی ہوگئی اور اگرچہ طبیعت کی بڑی فیاض تھی تاہم میری الفت نے اسکو کفایت شعار بنا دیا۔ میری زندگی کے نہایت ہی نازک زمانہ میں اس نے میرے معاملات کو درستی کے ساتھ چلایا اور مجھے اسکی فکر سے سبکدوش کیا۔ اُس نے محبت

کے ساتھ میری آوارگیوں سے مجھے چھڑایا اُس نے میری طبیعت کو کاہیت سے چھڑاکر جفاکشی کی طرف لگایا جس سے مجھ کو بہت فائدہ پہنچا وہ میری لاپروائی اور کوتاہ اندیشی کے سبب مجھے نصیحت کرنے کے لئے ہروقت تیار رہی جو کچھ کہ میں ہوں اور ہونگا یہہ سب اسی کے طفیل سے ہی۔

اے میری بہنو خدا تمہاری مدد کرے کہ تم اپنے شوہروں کی حقیقی ہمدرد ہو تاکہ وہ پھاٹکوں میں کھڑے ہوں اور تمہاری تعریف کریں اور تمہارے بچے تمہیں مبارک کہیں۔

ہم میں سے کون۔

ہم میں سے ایک اے عزیز۔
صرف ایک۔
پلنگ کے پاس عجیب خوف کے ساتھ بیٹھیگا۔
اور اس ہاتھ کو تھامیگا۔
جو ٹھنڈا ہوتا جاتا ہے۔ جیوں جیوں وہ عالم ارواح کی طرف بڑھتا ہے۔
اے عزیز ہم میں سے وہ کون ہے؟
ہم میں سے ایک اے عزیز۔
صرف ایک۔
دوسرے کے تابوت پاس کھڑا ہوگا۔
اور دیکھیگا اور روئیگا۔
جبکہ وہ سنگ مرمر کے سے ہونٹ عجیب خاموشی اختیار کرینگے۔
اے عزیز ہم میں سے وہ کون ہے؟
ہم میں سے ایک اے عزیز۔
صرف ایک
ایک کھلی ہوئی گور پر آنسو ٹپکائیگا۔
اور گھر کو واپس جائیگا۔
تاکہ اس رنج کی جگر سوزی کو معلوم کرے جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔
اے عزیز ہم میں سے وہ کون ہے۔
ہم میں سے ایک اے عزیز ضرور ایسا ہوگا۔
شاید تم میرے پاس سے نکل جاؤ۔
یا شاید میری زندگی پہلے ختم ہو۔
میں خوش ہوں کہ ہم نہیں جانتے۔
کہ ہم میں سے کون۔

خط نمبر ۱

سفرنامہ بمبئی

گذشتہ اشاعت سے آگے

حاضرین! جنکا یہہ خیال ہے کہ عرب سراسر کفر وظلمت کدہ اور ضلالت کا سرچشمہ بنا ہوا تھا سراسر کذب اور بہتان ہے جنکی صداقت کوئی تاریخ گواہی نہیں دیتی ہے البتہ اکثر جگہ اور مکہ میں بھی اکثر مختلف العقائد لوگ موجود تھے مگر موحدین کے مقابل میں کچھ وقعت نہیں رکھتی تھی چنانچہ ان میں سے اکثروں نے مجدد مذہب ہونے کا دعوی بھی کیا اور خدا کے معبود حقیقی ہونے کا وعظ بھی کہا اور لوگوں کو بت پرستی چھوڑنے پر ترغیب دی وہ جنہوں نے مجدد مذہب ہونے کا دعوی کیا تھا بعضوں کا یہہ نام ہے خنظلہ۔ ابن سفوان خالد ابن سنان۔ اسد ابو کرب۔ قیس ابن صیداہ وغیرہ۔ حضرات! جبکہ محمد صاحب سے پیشتر عرب کی یہہ حالت تھی اور ایسے مختلف مذاہب جو ایک ہی زمانہ میں وہاں مروج ہو گئے تھے اس کا لازمی نتیجہ یہہ ہوا ہوگا کہ انکا احکام و رسوم باہم شیر و شکر ہو کر عرب کے آئینہ ذہن میں مرتسم ہو گئے ہونگے۔ چنانچہ سر سید کا قول ہے کہ:

"مذہب اسلام میں اور عرب کے خدا پرستوں کے مذہب کے دونوں فرقوں میں سے دوسرے فرقے سے کوئی سخت مخالف نہ تھی کیونکہ اس فرقہ کے عقاید میں وحی کے عقیدے کو اضافہ کیا جائے تو مذہب اسلام کے اصلی اصول کے بہت قریب ہو جاتا ہے مذہب صابئی کے عقاید الہام سے بالکل مماثل تھا"۔

"مذہب اسلام میں دوسرے معبود کی پرستش کا امتناع اور بت پرستی کا استقبال یہودیوں کے مذہب کے اصول کے بالکل مماثل ہے"۔

"او قات نماز جو اسلام میں مقرر ہیں اور جنکی تعداد سات یا پانچ یا تین ہیں مذہب صابئی اور مذہب یہود کے اوقات نماز سے بہت مشابہ ہیں۔ اسلام میں نماز پڑھنے کا جو طریقہ ہے وہ صابئی مذہب اور یہود کے مذہب کے طریقہ سے نہایت مماثل ہے۔ اور جسم اور پوشاک وغیرہ کی صفائی جس کے واسطے شرع اسلام میں حکم ہے صابئیوں اور یہودیوں کی اس قسم کی رسومات سے بہت کچھ مشابہت رکھتے ہیں"۔

"تمام قربانیاں جو مذہب اسلام میں جائز ہیں مذہب یہود کی قربانیوں کے مشابہ ہیں گویا یہہ قربانیاں شارع اسلام نے مذہب یہود کی بے شمار قربانیوں سے منتخب کرلی ہیں"۔

"مذہب اسلام میں جو روزے مقرر ہیں وہ بھی مذہب صابئی اور یہود کے روزوں سے مشابہ ہیں بلکہ صابئی مذہب کے روزوں سے بہ نسبت یہودی مذہب کے روزوں کے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں"۔

حضرات! اب میں بطور ایک سائل کے دریافت کرتا ہوں کہ وہ کونسا حکیم یا مسئلہ یا رسم ہے جو محمدیت کے ساتھ مخصوص ہے جو محمدیت نے ادیان مروجہ سے عاریت نہیں لی ہے بلکہ خود اپنے خزانہ سے نکالی ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کیوں الہامی مذہب کے اس قسم کے اتنی بات کے لئے وحی الہام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس قسم کی تالیفات کے لئے

خود محمد صاحب کا وجود کافی تھا۔ یہاں نہ جبرائیل کی ضرورت اور نہ میکائیل کے احتیاج تم عبث اپنی عزیز روح کو ورطہ ہلاکت میں ہلاک کر رہے ہو اگر الہام کے مفہوم و مقصد یہی ہے جو تم نے مان لیا ہے۔ تو آج میں ایسی ایک کتاب تالیف کر سکتا ہوں جو تعلیم و روحانی پاکیزگی کے اعتبار سے قرآن سے بدرجہا اولی و بہتر ہوگی۔ مگر افسوس! کہ تم اس پر ایمان نہ لاؤ گے اور شاید یہی جواب دو گے جو اس وقت میں قرآن کی نسبت پیش کر رہا ہوں۔ پس کوئی ایسی صورت نہیں ہے کہ ہم اصل کو چھوڑ کر نسخ کے گرویدہ بنیں۔ عزیزو! میرے اس دعوی کے لئے کہ قرآن کا ماخذ و منبع وحی ربانی یا الہام یزدی نہیں ہے بلکہ اس کا ماخذ مختلف ادیان و مذاہب کے رطب و یابس ہیں وجوہ مذکورہ کے علاوہ بہت سے ادلہ و براہین موجود ہیں سردست دو دلیل پر اکتفا کرتا ہوں تاکہ سامعین کی سمع خراشی و باعث تکلیف نہ ہو۔

(۱) خوش قسمتی سے حضرت کا میلاد۔ ایسا ایک زمانہ میں واقع ہوا جبکہ یہود و نصاریٰ نے اس ظلمت کدہ زمین میں توحید کا چراغ روشن کر رکھا تھا اور مختلف مذاہب کے بود و باش نے عرب کے ریگستان میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا کر رکھا تھا جنکی بدولت اگر وہ زمانہ عرب کے لئے ایک علمی زمانہ گنا جائے تو بجا ہے۔

دوستو! ہم اس بات کو بلا تکلف مان لیتے ہیں کہ حضرت عقلمند اور روشن دماغ شخص تھے اور سن شباب میں آپکی فطرت میں یہہ قابلیت موجود تھی کہ ان تمام عمدہ اثروں سے متاثر ہو جو عرب کے مختلف مذاہب میں موجود تھے خدا نے جس شخص کو حلیہ عقل سے متحلی کیا ہو اس کے لئے موجدین کا اشارہ کافی ہے کیا اکثروں نے انہیں کی بدولت بت پرستی کو ترک نہیں کیا یا کیا انہوں نے شارع عام میں توحید کا وعظ نہیں کیا؟ کیا بعضوں نے مجدد ہونے کا دعوی نہیں کیا؟ پس ہمارا ادب مانع ہے کہ ہم آپ کو ان میں سے کسی سے کم مانیں حالانکہ ہم آپ کو ہر ایک بات میں ان سے افضل پاتے ہیں۔ بایں ہمہ آپ کو اس مشرب کی صحبت مل گئی تھی چنانچہ عین وقت اور سن رسد میں ایک عالمہ اور واقف کار عورت یعنی خدیجہ سے ملاقات ہو گئی اور اس کے چچا زاد بھائی ورقہ سے مدت تک ملاقات ہوتی رہی اور ان کے کتب خانہ سے آپ کو بہت کچھ فائدہ بھی حاصل ہوا اور اس کے مرنے کے بعد وحی کا بند ہو جانا بھی اس امر پر دلیل ہے کہ فی الحقیقت حضرت کا جبرائیل ورقہ ہی تھا اور بس ورنہ انکا مرنا اور وحی کا بند ہو جانے کا کیا معنی۔ اور حسن اتفاق سے آپ کو کئی ایک سفر درپیش آئے جن کے سبب سے آپ کے خیالات زیادہ وسیع اور معلومات میں زیادہ ترقی ہو گئی۔ قرآن میں سفر کی نسبت جتنی تاکید و ترغیب ہے قریب اس بات پر دلیل ہیں کہ آپ کو سفر سے بہت کچھ فائدہ و تجربہ حاصل ہوا ہے۔

صاحبو! سب سے عمدہ رفیق و یار غار جو محمد صاحب کو علاوہ زید بن عمر بن نفیل تھے جن کی خدا پرستی و مواحدانہ پند و نصیحت علی الروس لاشہاد مکہ میں قابل تحسین و آفرین تھی؛

قال ابن اسحق وحدثنی ہشام بن عروۃ عن الداسماء بنت ابی بکر قالت لقد رایت زید بن عمر بن نفیل شیخا کبیرا مسند ظہرہ الی الکعبۃ وہو یقول؛

یا معشر قریش والذی نفس زید بن عمرو بیدہ ما اصبح منکم احد علی دین ابراہیم غیری ثم یقول اللہم لو انی اعلم ای الوجوہ احب الیک عبدتک بہ ولکنی لا اعلمہ ثم یسجد راحتہ؛

ابن اسحق کہتا ہے کہ ہشام بن عروہ۔ اپنے باپ سے اپنی ماں اسماء ابی بکر کی بیٹی سے مجھکو خبر دیا ہے کہ اسما نے کہا کہ میں نے زید عمر کو حالت پیری میں دیکھا کہ کعبہ پر بیٹھے ہوئے کہتا تھا کہ اے قریش کے لوگو اس خدا کی قسم ہے جسکی قدرت میں میری جان ہے۔ کہ تم میں سے کوئی بھی میرے بغیر دین ابراہیم پر نہیں ہے پھر کہتا تھا کہ اے باری تعالی اگر میں جانتا کہ تو کس طرز کی عبادت سے خوش ہوتا ہے تو میں اسی طریقہ سے تیری عبادت بجا لاتا مگر افسوس، میں اس طریقہ کو نہیں جانتا بعد اس کے سجدہ کیا۔ اب اس مناجات کو قرآن کی سورہ فاتحہ سے ملاؤ اور دیکھو کہ ایک شاخ دو پھل ہیں یا نہیں؛

جبکہ خطاب نے ان کو ستاتا تھا کہ مکہ سے باہر گیا تب بھی آپ غار حرا میں رہا کیا اور لوگوں کو فائدہ پہنچاتا رہا حتی کہ حضرت خود وہاں جاتے تھے اور دو سال ایک ماہ وہاں تعلیم پاتے تھے؛

پس ہمارا یہہ قضیہ کہ در اصل محمد صاحب کوئی ملہم شخص نہ تھے بلکہ ان کے الہام کا ماخذ اور منبع جبرئیل و ورقہ تھے سراسر مقدمات یقینیہ تواریخیہ سے مرکب ہے جس میں غلطی کی گنجائش نہیں؛

عزیزو! کون اس پیاسے شخص کو عقلمند کہیگا جو مصفا پانی کو چھوڑ کے گندہ پانی سے اپنی پیاس کی آتش کو بجھا دے۔ تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل۔ کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را؛

حاضرین! قرآن کے من جانب اللہ نہ ہونے کی دوسری دلیل یہہ ہے کہ قرآن میں تواریخی غلطی بکثرت موجود ہیں جن کے سبب سے ہماری عقل مانع ہے کہ ہم انکو دیدہ و دانستہ خدا کی طرف منسوب کریں چنانچہ مشت نمونہ از خروار حاضرین کے آگے بیان کرتا ہوں کہ حاضرین کے باعث تسکین ہو جاوے؛

(۱) قرآن کا بیان ہے۔ کہ فلما فصل طالوت بالجنود قال ان اللہ مبتلیکم بنہر فمن شرب منہ فلیس منی ومن لم یطعمہ فانہ منی۔۔۔۔ سموئیل کی سرداری میں بنی اسرائیل اور فلسطیوں میں ایک لڑائی ہوئی اور فلسطیوں نے شکست

کہائی جبکہ سموئیل ضعیف ہوئے تب ساؤل یعنی طالوت کو ۱۰۹۵ قبل مسیح بنی اسرائیل نے بادشاہ کیا کتاب سموئیل میں طالوت اور جالوت کی لڑائی کا ذکر تو ہے مگر پانی پینے سے منع کرنے کا کہیں ذکر نہیں۔ بلکہ توریت کی کتاب قضاۃ باب ہفتم آیت چہارم میں جدعون کے لشکر کو ایک چشمہ کے پانی پینے سے منع کیا گیا تھا اور یہہ واقعہ ۱۲۴۹ قبل مسیح کے ہوا تھا۔ اب دیکھئے قرآن نے کیسی سخت تواریخی غلطی کی ہے کہ جدعون کے قصہ کو طالوت کا قصہ سمجھ رکھا ہے حالانکہ ان دونوں قصوں کے درمیان ۲۳۴ سال کی مدت ہے؛

(۲) قرآن کا بیان ہے کہ قالت الیہود عزیر ابن اللہ الخ یہہ بھی قرآن کی تواریخی غلطی ہے نہ کسی یہودی نے عزیر کو ابن اللہ کہا ہے اور نہ کتب مقدسہ اور نہ تاریخ اس امر پر گواہی دیتی ہے۔ یہہ ایک بہتان ہے جو قرآن نے یہودیوں کے ذمہ لگایا ہے؛

(۳) ، اصلیبوہ کتب مقدسہ بیان کر رہی ہے مقدس حواریین اپنے چشم دید کا حال بیان کرتے ہیں اور غیر قوم کے مورخ پکار رہے ہیں کہ فی الحقیقت یسوع ناصری صلیب دیا گیا۔ مگر قرآن ان سب کے برخلاف بیان کرتا ہے کہ صلیب نہیں دیا گیا؛

حضرات! اب میں آپ ہی لوگوں پر چھوڑتا ہوں کہ کیا خدا کے علم میں اس قدر غلطیوں کا امکان ہے۔ ہرگز نہیں تعالی اللہ عن ذالک علواً کبیراً۔ پس آؤ کہ ہم بالاتفاق اس سرچشمہ زندگی کی طرف چلیں جس کا یہہ ارشاد ہے کہ راہ حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ خداوند مسیح کے بغیر کوئی مذہب حق نہیں اور ہرگز نجات ممکن نہیں ہے۔ پس میری آخری التماس یہہ ہے کہ جس طرح میں خداوند مسیح کے ذریعہ و طفیل سے نجات کا مستحق ٹھہرا۔ تم بھی اُس کے وسیلے سے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہو۔ آمین ثم آمین؛

واقعات و آئین

لوہے کا صندوق نیویارک کے نا سا بینک میں جو صندوق روپیہ کی حفاظت کے لئے بنا ہوا ہے دنیا بھر میں عجیب و نفیس ہے۔ یہہ صندوق فولاد۔ لوہے۔ اور فرینکلنٹ کے مرکب سے تیار کیا گیا تھا۔ بینک کے اندر کی طرف سے اس صندوق میں سنگ مرمر کی سیڑھیوں کی راہ اُتر جاتے ہیں یہہ صندوق تہ خانے کے عین وسط میں واقع ہے۔ جس کے نیچے کنکریٹ اور سنگ سُرخ کا فرش ہے۔ فرش پر سنگ مرمر اور سنگ موسٰی بڑی نفاست سے جڑا ہوا ہے۔ تہ خانہ کے دونوں سروں پر دو بڑے بڑے دروازے لوہے کے بنے ہیں۔ اِن کے باہر دو اور دروازے ہیں۔ جن سے اگر کوئی شخص داخل ہونا چاہے۔ تو ایک قسم کا شور مچ جاتا ہے۔ اور سارے بینک میں خبر ہو جاتی ہے ساتھ ہی گھنٹہ بھی زور سے بجنے لگتا ہے۔ اِس تہ خانہ میں دن رات بجلی کی روشنی رہتی ہے؛

ڈاڑھی رکھنے کی قدر اہل مغرب میں

پیٹر اعظم کے وقت جو لوگ ڈاڑھی رکھتے تھے۔ انہیں ایک خاص ٹیکس گورنمنٹ کو ادا کرنا ہوتا تھا۔ اور جو لوگ ٹیکس ادا نہیں کرتے تھے۔ انہیں حکماً ڈاڑھیاں چٹ کرانی پڑتی تھیں۔ یہی حکم ایک وقت انگلستان میں بھی رائج تھا۔ مگر زمانہ موجودہ میں ملک روس میں ڈاڑھیوں کی کوئی بھی قدر نہیں ہے۔ بلکہ جو لوگ ڈاڑھی رکھتے ہیں انہیں سوسائٹی میں حقیر سمجھا جاتا ہے؛

برعکس اِس کے ہسپانیہ میں ڈاڑھی رکھنے کا ایک مدت تک بڑا شوق رہا ہے۔ مگر فلپ پنجم کے وقت سے جو خود ڈاڑھی رکھنے سے معذور تھا۔ لوگوں کو ڈاڑھیاں چٹ کرانی پڑیں۔ اور اُن کے اِس حسرت بھرے فقرے سے جو زبان زد خلائق تھا۔ "چونکہ ہم ڈاڑھیوں سے محروم ہو گئے اس لئے روحانیت بھی ہم سے کنارہ کش ہو گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو ڈاڑھی رکھنے سے کس قدر اُنس تھا؛

پرتگال بھی ریش کی قدردانی میں ہسپانیہ سے کچھ کم نہ تھا۔ چنانچہ پرتگال کے امیر البحر نوجوان ڈی کاسٹرو نے اہل گوا سے ایک ہزار پسٹولز اِس شرط پر قرض لئے کہ اگر رقم ادا ہو گی تو ایک مونچھ کاٹ ڈالی جاویگی۔ اِس اقرار کے وقت امیر البحر مذکور نے کہا۔ "میری بہادری کے اِس قدرتی زیور کے آگے روئے زمین کا سونا ہیچ ہے"۔ مگر آج ایسا زمانہ ہے کہ اس قسم کی ضمانت کی کوئی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اور نہ ہی ایسے سادہ دل امیر البحر ہیں۔ جو اِس قسم کی ضمانت پیش کریں؛

سوال حل طلب

بہت عرصہ سے خوجہ لفظ کے معنے کی تلاش میں ہوں پر کہیں سے تسلی بخش جواب نہ پا کر تصدیعہ رساں ہوں کہ بعض قوم جو خوجہ کہلاتی ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ مہربانی فرما کر کوئی صاحب اسکی پوری حقیقت سے جواب بذریعہ نور افشان عطا فرما کر ممنوع فرماوینگے؛

ایک سائل

سوال حل طلب

بموجب شرع اسلام

اگر ایک متوفی اپنے وصیت نامہ میں کل ۴ شخص کو وارث قرار دے۔ نمبر ا و ۲۔ اصل مالک ہوں۔ اور نمبر ۳ و ۴۔ گذارہ خوار سوال یہہ ہے کہ اگر نمبر ا و ۲۔ لاولد مرجاویں تو باقی کل ورثہ کے حقدار بموجب شرع نمبر ۳ و ۴ ہو سکتے ہیں۔ مہربانی فرما کر کوئی مولوی صاحب شرع شریف اس کا جواب بذریعہ نور افشان عطا فرماویں تو عین نوازش ہوگی۔ ایک سائل؛

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور

رومتہ الکبری کی آتشزدگی نیرو قیصر کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ۶ ر۔ **ورجل** کی نظم اینیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے اور یولیس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام قیمت ۸ ر۔ **تاریخ بائبل** مصنفہ ڈاکٹر بلیکی صاحب کی جن قوموں کا اس میں ذکر آیا ہے اُن کے تاریخی حالات درج ہیں ۵۰ صفحہ قیمت ۲ ر۔ **الہام بائبل** مصنفہ ڈاکٹر پیٹرسن سمتھ۔ اس میں بائبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے ۱۲ ر **یسوع مسیح** کی گرفتاری اور موت از ڈاکٹر سٹاکر صاحب اس میں علاوہ تاریخی حالات و اخلاقی شریعت کے اُن ساتوں مقولوں پر مفصل بحث ہے۔ جو خداوند مسیح کی زبان سے صلیب پر نکلے تھے قیمت ۱۲ ر **الفریڈ اعظم** کی سوانح عمری ۲ ر۔ **سکندر اعظم** کی سوانح عمری ۲ ر۔ **میرے رہنے کا گھر**۔ جسم انسانی کا دلچسپ حال بالتصویر ۲ ر۔ **سورج چاند ستارے**۔ علم ہیئت کا ایک مبسوط رسالہ بالتصویر۔ رسالہ جس میں اس وقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۸ ر۔ **تاریخ یونان** اس میں یونانیوں کی تواریخ فتوحات اور عروج و زوال کے اسباب درج ہیں۔ **زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ** اس میں مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد پڑنے اور اناجیل کے حق میں جو معتبر ثبوت ہیں اُن کا ذکر ہے۔ قیمت ۱۲ ر **حیات المسیح** یسوع مسیح کی زندگی اس کے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہے قیمت ۱۲ ر ہے۔ **معذرت نامہ سقراط**۔ جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے قیمت ۸ ر۔

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پرسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پرسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکیمانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدی ہے۔ اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً چالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے۔ کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جن کو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجدیں؛

المشـــــــــتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک منیجنگ ڈائرکٹر
نولکھا لاہور

---

۲ ضرورت ۲

بانڈی کوئی ریلوائی مشن اینگلو۔ ورنیکولر مڈل سکول کے لئے ایک عیسائی سیکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی؛

سائل کو انگریزی فارسی۔ اور ہندی سے بخوبی واقف ہونا چاہئے۔ درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئے۔ پادری۔ اے۔ پی۔ سی۔ جیمس صاحب مشن ہاؤس الور (راجپوتانہ)

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱۱ ر معہ ضمیمہ ۱۲ ر
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۱۲ ر " ۲ ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عگ	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سہ عہ
پورا کالم	عہ	سہ عہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پائنیر لکھتا ہے کہ روس اب اس قابل نہیں رہا کہ یورپین طاقتوں میں شمار کیا جا سکے۔

کلکتہ پولیس کے ولیم لیول کو ایک کے رہتے دوسری جورو کرنے کے جرم میں چار ماہ قید محض کی سزا دی گئی

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و مہتمم نور افشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ خانکی کے اہتمام سے چھپا